رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت ایک پرچہ ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ ؎ — قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ؎

جلد ۲۳ | مورخہ ۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۴؁ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳ اگست ۱۹۳۵؁ء | نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج ۷ بجے شام بذریعہ موٹر پالم پور سے تشریف لائے ؂

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا اللہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل کو خوشاب ۔ بھیرہ ۔ اور سرگودہ کے جلسوں میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ۔

مدرسہ احمدیہ ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ نصرت گرلز ہائی سکول اور متفرق کلاس میں ۳ ر اگست سے ۷ ستمبر تک موسمی تعطیلات کی گئی ہیں ۔ جامعہ احمدیہ ۳ ۔ اگست سے ۴ ۔ اکتوبر تک بند رہے گا ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوحانی ترقی کے ساتھ گرمی کو خاص مناسبت ہے

(فرمودہ ۳ ر اگست ۱۹۰۵؁ء)

”میں دیکھتا ہوں ۔ کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو ۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسے گرم شہر میں پیدا کیا ۔ اور پھر آپ ان گرمیوں میں تنہا غار حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے ۔ وہ کیسا عجیب زمانہ ہوگا ۔ آپ ہی ایک پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے جایا کرتے ہوں گے ؂

اصل بات یہ ہے ۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے ۔ تو پھر دُنیا اور اہل دُنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے بالطبع تنہائی ۔ اور خلوت پسند آتی ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی حالت تھی ۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے ۔ کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے ۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام اور راحت کا سامان نہ تھا ۔ اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو ۔ آپ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آپ کیسے بہادر اور شجاع تھے ۔ جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو ۔ تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے ۔ اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا ۔ اہل دُنیا بزدل ہوتے ہیں ۔ ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی“

(الحکم ۱۰ ر اگست ۱۹۰۵؁ء)

اخبار احمدیہ

سلور جوبلی میڈل

گورنمنٹ کے اعلےٰ ملٹری افسران نے میری خدمات کے صلہ میں کنگ سلور جوبلی میڈل عطا فرمایا ہے۔ میں شہنشاہ معظم اور ان کے جانشینان کا از حد مشکور اور دعاگو ہوں ﴿ خاکسار محمد ایوب خان رسالدار بہادر لفٹیننٹ پنشنر مراد آباد

امتحان میں کامیابی

اکبر علی صاحب پسر ڈاکٹر نواب علی صاحب چغتائی احمدی پنشنر مردان ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ نکلے ہیں۔ مبارک ہو۔ خاکسار خلیل الرحمٰن

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے سید منیر احمد پر جو رام پور فوج میں ملازم ہے۔ بوجہ نا انصافی ایک کیس چلایا گیا ہے۔ احباب اس کی بریت کے لئے دعا فرمائیں ﴿ خاکسار سید احمد وکیل رام پور (۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب دردِ دل سے ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں ﴿ (۳) ڈاکٹر مرجان علی صاحب پسر ڈاکٹر نواب علی صاحب چغتائی پنشنر مردان نے اس سال لاہور میں ڈاکٹری کا آخری امتحان دینا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ اسی طرح محمد نعیم صاحب اگزیکٹو افسر انجینئر تین سال سے تلاش ملازمت میں ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار خلیل الرحمٰن (۴) عاجز کے لڑکے فضل الرحمٰن کے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ محکمہ ریلوے میں انسپکٹر آف ریلوے لائن کی اسامی کے واسطے جو درخواست دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے اس میں کامیاب کرے۔ ۱۸ اگست تک فیصلہ ہو گا ﴿ خاکسار محمد اسماعیل ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان (۵) میری ہمشیرہ سخت بیمار ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب مسلسل دعا فرمائیں خاکسار سردار بشارت احمد لاہور (۶) بندہ کے سالا مقرب خان ولد فتح خان پٹھان سکنہ پائی خیل کا جو بالکل بے گناہ ہے ایک قتل کے مقدمہ میں چالان ہو چکا ہے جملہ احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالےٰ اس کو مصیبت سے بچائے اور افسران متعلقہ مقدمہ کو انصاف کرنے کی توفیق دے خاکسار محمد عالم خان ڈسپنسر پائی خیل ضلع میانوالی (۷) عزیزم امیر الدین قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے بخار و کھانسی ہو گیا ہے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار حکیم عبدالہادی سکرٹری انجمن احمدیہ بیگوسرائے ضلع مونگھیر

اعلانات نکاح

چودہری سردار احمد صاحب ولد چودہری شیخ احمد صاحب اسسٹنٹ پبلک سروس کمیشن شملہ کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ بیگم صاحبہ بنت جناب میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی میانوالی کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ﴿ خاکسار شیخ احمد احمدی از شملہ

(۲) خاکسار کا نکاح ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء طالعہ بیگم صاحبہ بنت چودہری نور الٰہی صاحب ساکن بھینی سے بعوض ۲ صد روپیہ مہر ماسٹر سکندر علی صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے ﴿ خاکسار حسن محمد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ولادت

(۱) ۱ جولائی ۱۹۳۵ء عاجز کے گھر خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔ زچہ اور بچہ دونوں کے لئے احباب دعا فرمائیں خاکسار عبدالکریم کراچی (۲) مجھے اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۵ جولائی دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام مولود کی درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بچہ کی والدہ بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی۔ خاکسار چودہری محمد نذیر خان امین آبادی ریلوے گارڈ جوڑہ

ایک صاحب کشف احمدی کا انتقال

میرے والد بزرگوار میری پیدائش سے پہلے کے احمدی تھے۔ تاریخ بیعت تو مجھے معلوم نہیں لیکن والد صاحب اپنی زندگی میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں فنافی الرسول کے درجہ میں تھا۔ اور مجھے کشف ہوا کرتے تھے۔ بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ مسیح موعود پیدا ہو گئے ہیں لیکن ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ جب آپ نے دعوےٰ کیا۔ تو والد صاحب موضع گولیکی ضلع گجرات سے پیدل چل کر قادیان پہنچے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے دست مبارک پر بیعت کی بیعت کرتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جن کو فرشتے نے خبر دی اور مجھے پہچان لیا۔ ۱۹۳۱ء میں میرے والدین نے موضع گولیکی سے ہجرت کر کے قادیان میں مکان بنا لیا۔ والد صاحب سبزی کا کام کرتے تھے۔ ان کا نام قطب الدین تھا۔ قادیان میں گجراتی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ خاکسار استانی زینب بی بی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس گورنمنٹ گرلز نارمل ہائی سکول کیمبل پور شہر

دعائے مغفرت

(۱) میری ہمشیرہ ممتاز بیگم صاحبہ آج رات کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ جس کا مجھے از حد صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار ملک بشیر علی کنجاہ ضلع گجرات (۲) میری اہلیہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ۱۷ جولائی کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بزرگان جماعت سے گزارش ہے۔ کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار بدیع الزمان مرتبان برما۔ (۳) خواجہ غلام حسین صاحب احمدی جالندہری جو تقریباً عرصہ ایک سال سے بسلسلہ ملازمت محکمہ خط آہن ایران میں کام کر رہے تھے۔ دس تاریخ تیر ماہ ایرانی ۱۳۱۴ھ مطابق ۲ جون ۱۹۳۵ء خرما آباد کے نزدیک ایک نالہ عبور کر رہے تھے۔ کہ ان کا پاؤں پھسلا اور پہاڑی نالہ کا تیز بہاؤ ان کو بہا کر لے گیا۔ چند گھنٹہ کے بعد ان کی نعش پانی پر تیرتی ہوئی نظر آئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خواجہ صاحب مرحوم بہت ہی جوشیلے مہمان نواز خوش اخلاق اور مدبر انسان تھے جہاں بھی رہے فریضۂ تبلیغ کو پوری طرح ادا کرتے رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے اپنے بڑے بڑے ایرانی افسروں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور بعض کو سلسلہ کی کئی کتب بھی دیں۔ جو جماعت آبادان سے لے کر گئے تھے۔ خواجہ صاحب کے علم معلومات بہت وسیع تھے۔

ہمارا یہ بھائی غریب الوطنی کی حالت میں ایک ایسے مقام پر فوت ہوا۔ جہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ لہٰذا ملتمس ہوں۔ کہ دوست اپنے بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار مرزا برکت علی آبادان ایران

(۴) میری اہلیہ ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب بقضائے ایزدی فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ پانچ سال سے ٹی۔ بی و تپ دق میں مبتلا تھیں۔ اور مخلصہ احمدی تھیں استدعا ہے کہ جملہ احباب دعائے مغفرت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار سراج الحق پٹیالہ

قادیان میں چوری کی پے در پے وارداتیں

چند روز سے قادیان میں متواتر چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ۳۰ جولائی کی رات کو مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے گھر نقب زنی ہوئی۔ اور چور نقدی و پارچات لے گئے۔ نقصان کا اندازہ چار پانچ سو کے قریب ہے۔ اس کے معاً بعد ۳۱ جولائی کی رات کو ایک احمدی حجام میاں مہر دین کے ہاں قفل شکنی ہوئی۔ اور چور زیور اور دیگر سامان لے گئے۔ نقصان کا اندازہ زائد از دو سو روپیہ بتایا جاتا ہے۔ یکم جولائی کو پھر ایک احمدی میاں جھنڈو کے گھر میں چوروں نے نقب لگائی۔ مگر وہ شخص بوجہ بیماری بیدار تھا۔ اس لئے چور بھاگ گئے۔ اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان تمام وارداتوں کی باقاعدہ رپورٹیں بھی مقامی پولیس چوکی میں درج کرا دی گئی ہیں۔ پولیس کی اتنی بھاری جمعیت کی موجودگی میں اس قسم کی وارداتیں سخت تعجب انگیز ہیں۔ ذمہ دار حکام کو فوری توجہ کرنی چاہئے۔ اور گذشتہ چوریوں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

مسلمانوں کو دہوکہ دینے کیلئے احراری لیڈروں نے نیا رنگ بدلا

احراری لیڈروں کو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں قوم سے غداری کرنے پر جو ذلت اور رسوائی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ سب کے سامنے آچکی ہے۔ لیکن اس کی تاب نہ لاتے ہوئے اب انہوں نے جو پہلو بدلا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت پیش کر رہا ہے کہ ان کو نہ اپنی زبان کا پاس ہے۔ اور نہ اپنی تحریر کا لحاظ۔ جیسا موقعہ دیکھتے ہیں۔ اپنے قول وقرار پر خاک ڈال کر ویسا ہی رنگ بدل لیتے ہیں۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ ابھی ابھی جو کچھ بڑے عزم اور وثوق کے ساتھ کہہ رہے تھے۔ اس کے خلاف نئی سُر الاپنے پر لوگ ان کے متعلق کیا کہینگے؟

احراریوں نے لاہور میں مسلمانوں کے مقتول ومجروح ہونے اور طرح طرح کی تکالیف ومصائب اٹھانے کے بعد پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے ایک اعلان شائع کیا جس کا پہلا ہی فقرہ یہ تھا۔ کہ "خدا کا شکر ہے اب مسلمانوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ مجلس احرار کی مسجد شہید گنج کے متعلق ایجی ٹیشن میں عدم شرکت بڑی عقلمندی تھی"۔ اس طرح اپنی عقلمندی کی سند آپ ہی تیار کر لینے کے بعد انہوں نے ایک طرف تو یہ اعلان کیا۔ کہ "مسجد شہید گنج کا انگریزی عدالتوں کے فیصلے کی موجودگی میں مسلمانوں کو واپس ملنا محال ہے"۔ اور دوسری طرف یہ فتویٰ نافذ کر دیا۔ کہ "اس مسجد کو حاصل کرنے کی تحریک بنیادی طور پر غلط ہے۔ اور اس کا جاری کرنا ہمالیہ پہاڑ سے بڑی غلطی ہے"۔ (احسان ۲۰ جولائی)

اس کے بعد ایک اور اعلان میں انہوں نے لکھدیا کہ "ہم دیانتدارانہ طور پر اس رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ یہ تحریک غلط ہے۔ اور مسجد شہید گنج کا ملنا محال ہے"۔ (احسان ۲۳ جولائی)

اور یہاں تک بھی کہدیا۔ کہ جو مسلمان اس جد وجہد میں کام آئے۔ وہ حرام موت مرے ہیں۔ اور ان کے پسماندگان قطعاً کسی ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں۔

لیکن ان اعلانات پر جب ہر طرف سے لعنت ملامت کی بوچھاڑ ہوئی۔ ہر جگہ کے مسلمانوں نے احراریوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ "امیر شریعت" اور "صدر احرار" کو اپنے اپنے شہروں میں انتہائی ذلت ورسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔ کئی مقامات پر پاؤں سے گذر کر لاتوں تک نوبت پہونچگئی۔ تو احراریوں کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ نیا رنگ بدلیں۔ اور نئے سانچے میں ڈھل کر پبلک کے سامنے آنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک طرف تو باوجود خود منعقد کردہ کانفرنس میں بے حد ذلیل ورسوا ہونے کے اپنی مسند دین سے مسیح کی طرح ڈالی جنہوں نے ان کے لئے کانفرنس میں بیٹھنا مشکل بنا دیا تھا۔ اور دوسری طرف مقتولین اور مجروحین کی تعریف اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کی قراردادیں پاس کر کے شائع کر دیں۔

وہ قرارداد جس سے احراری لیڈروں نے بھی اتفاق ظاہر کیا ہے اس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ "مسلمان کسی حالت میں تحفظ مسجد شہید گنج کے بغیر مطمئن نہیں ہو سکتے"۔ اور اس کے لئے عملی پروگرام بنا کر پیش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس میں بعض احراری لیڈر بھی شریک ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب احراری لیڈروں نے ایک آدھ ہی روز قبل اعلان کیا تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کا مسلمانوں کو ملنا محال ہے۔ اور اس کے متعلق ایجی ٹیشن کرنا بے نتیجہ اور فضول ہے۔ تو پھر اب تحفظ مسجد شہید گنج کے لئے جد وجہد کرنے اور اس کے لئے پروگرام بنانے میں شریک ہونے کا کیا مطلب۔ اور یہ اعلان کرنے کے کیا معنی۔ کہ "ہماری رائے میں مسجد کی حرمت ہر خیال کے مسلمانوں کے نزدیک ناقابل انکار چیز ہے۔ ہمارے سامنے شروع سے یہ سوال تھا۔ کہ اس مقصد کو کس طرح حاصل کیا جائے"۔ (احسان ۳۱ جولائی)

پھر جب کل تک شہید گنج کی مسجد کے متعلق جد وجہد کرنے والے ہمالیہ پہاڑ کے برابر غلطی کے مرتکب ہوئے۔ مرنے والے حرام موت مرے اور ان کے لواحقین کسی ہمدردی کے مستحق نہیں تھے۔ تو آج یہ قراردادیں جنہیں درج کرتے ہوئے خود احسان نے "مختتہ بعد از جنگ" قرار دیا ہے کس منہ سے پاس کی گئی ہیں۔ کہ "(۱) مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند کا یہ اجلاس شہدائے لاہور کے جذبۂ ایمانی کا اعتراف اور ان کی بے نظیر شجاعت وقربانی کی قدر کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (۲) مجلس مرکزیہ احرار اسلام کا یہ اجلاس ان لوگوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے جنہوں نے تحریک تحفظ مسجد شہید گنج میں جسمانی تکالیف برداشت کیں۔ یا جو قید وبند کے مصائب کا شکار ہوئے"۔

کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ یہ رنگ محض پبلک کے لعن طعن اور غیظ وغضب سے بچنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ ورنہ احراریوں نے خود کیوں اس شجاعت وقربانی میں شرکت نہ کی۔ جو آج انہیں بے نظیر نظر آنے لگی ہے۔ اور جس کی "قدر" کرنے کے لئے وہ بے تابی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ بافرض قربانی کرنا نہیں بلکہ دوسروں کی قربانی کی محض قدر کرنا ہی سمجھتے ہیں تو پھر انہوں نے یہ کیوں کہا۔ کہ مرنے والے حرام موت مرے ہیں۔ کیا حرام موت مرنے والے بھی قابل قدر قربانی کیا کرتے ہیں۔ اور کتنے دن اس قربانی کی قدر کے اظہار میں کیوں لگ گئے؟

یہ سب باتیں بتاتی ہیں۔ کہ اب جو کچھ کہا اور کیا جا رہا ہے۔ وہ محض اپنی غداری اور ملت فروشی پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ انہیں فریب کاری کے جال میں پھنسانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ورنہ احراری لیڈر اب بھی اسی عزم پر ہیں۔ جو سال ساری جد وجہد کے دوران میں قائم رہے۔ اور وہ اب بھی شہید گنج کی مسجد کے تحفظ کے لئے عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ ہر شخص جو ان کے حالات سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتا ہے۔ وہ برملا یہی کہہ رہا ہے حتیٰ کہ ان کا خاص ساز دار اور بہت بڑا ہمدرد اخبار احسان خود بھی ماتم کناں نظر آتا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔

"مسجد شہید گنج کے تحفظ کے مسائل ووسائل پر غور کرنے کے بعد ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جس سے ہم کچھ بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں کر سکتے صورت حال یوں نظر آتی ہے۔ کہ عامۃ المسلمین اس مسجد کے انہدام پر بہت مضطرب اور آزردہ خاطر ہیں۔ لاہور میں جو افسوسناک واقعات رونما ہوئے۔ اس سے ملت مسلمہ کے غیور افراد بہت متاثر ہیں۔ راہنماؤں نے باہمی رقابتوں کے باعث اس سلسلہ میں جو کچھ کر دکھایا اس سے عوام بہت بددل ہو چکے ہیں۔ اب ان کی جمیعانہ التجائیں اذان ہائے نیم شبی کی دردناک صداؤں کی شکل میں آسمان کی طرف صعود کرتی سنائی دیتی ہیں۔ بے بسی کے احساس نے سب کی طبیعتوں کو پژمردہ کر دیا ہے۔ انہیں کسی طرف سے امید کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ کسی جتھہ کے راہنما اس سلسلہ میں کسی قسم کی تحریک شروع کرنے کی ذمہ داری اپنی گردن پر لینے کے لئے تیار نہیں۔ لہذا شتہ کہ صدر مجلس عاملہ کے تقرر کو اس مسئلہ کے تعطل کا ایک بہانہ سمجھا جائے کہا جاتا ہے کہ بحالات موجودہ اس مسئلہ پر عمل کی تمام راہیں مفقود ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ زعماء اور قائدین میں آمادگی عمل ہی باقی نہیں رہی۔ اگر ہو تو راہیں بھی نظر آسکتی ہیں۔ اور قوم کو منزل مقصود کے نزدیک تر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ کاش یہ مجلس مشاورت صحیح معنوں میں مسلم زعماء کی مجلس مشاورت ہوتی۔ اور اس میں اس نازک موقع پر قوم کی صحیح راہ نمائی کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کر لیا جاتا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر اس مجلس عاملہ نے بھی معاملہ کو کھٹائی میں ڈال دیا۔ اور مسلمانوں کی راہ نمائی نہ کی۔ تو ملک اور قوم کے لئے بہت خطرناک نتائج پیدا ہو کر رہیں گے۔"

جس مجلس کے متعلق اس کے حامی یہ رائے رکھتے ہوں۔ وہ جو کچھ کر سکتی ہے ظاہر ہے۔ چونکہ اس میں احراری لیڈروں کی شمولیت محض مسلمانوں کے غیظ وغضب کے باعث عمل میں آئی ہے۔ اس لئے انہوں نے محض دفع الوقتی کے لئے اپنے نام لکھا دیئے ہیں۔ ورنہ یہ کہ وہ کچھ کریں یہ ناممکن

فرقۂ بہائیہ کے خلاف اسلام و مشرکانہ عقائد

بہاء اللہ کا دعوئ الوہیت

(۲)

اخبار "زمیندار" کے بہائی مضمون نگار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رقم فرمودہ اشتہار بعنوان "ڈاکٹر سر محمد اقبال اور جماعت احمدیہ" پر اعتراض کرتے ہوئے دوسری بات یہ بیان کی ہے۔ کہ حضور نے جو یہ تحریر فرمایا کہ بہاء اللہ خدائی کا دعویدار تھا۔ یہ درست نہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"جس اصطلاح کو حضرت بہاء اللہ نے اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ اور جس کو سند بنا کر میرزا محمود حضرت بہاء اللہ پر خدائی کا افترا باندھتا ہے اسی اصطلاح کو حضرت بہاء اللہ نے سب انبیاء الٰہی کے لئے استعمال کیا ہے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ حضرت بہاء اللہ نے خدائی کا دعوے کیا ہے منافقت نہیں تو اور کیا ہے"

منافقت کے ناپاک اتہام کے متعلق تو انشاء اللہ اسی سلسلہ مضامین میں ثابت کیا جائے گا کہ اس کے مرتکب وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو بہاء اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں سر دست یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ بہاء اللہ نے حقیقت میں دعوئ خدائی کیا۔ اور اسے افترا قرار دینا بہائیت کے لٹریچر پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرنا ہے۔ وہ حوالجات جن سے بہاء اللہ کا دعوئ خدائی ثابت ہوتا ہے۔ حسب ذیل ہیں:-

پہلا حوالہ۔ کتاب اقدس مطبوعہ مطبع ناصری بمبئی کے صفحہ ۱۶۳ میں بہاء اللہ اپنے ایک شیخ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔ یا اکبر یذکرک مالک القدر فی حین احاطۃ الاحزان من الذین کفروا بالرحمٰن کہ اے اکبر تجھ کو قضا و قدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے۔ جبکہ غموں نے اس کو گھیرا ہوا ہے۔ اس جگہ قضا و قدر کے مالک سے بہاء اللہ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ جو اس کے دعوئ خدائی کا کھلا ثبوت ہے

دوسرا حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۲۲۱ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ الذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء وموجدھا حمل البلایا لاحیاء العالم وانہ لھو الاسم الاعظم الذی کان مکنونا فی ازل الآزال۔ یعنی جو کہ بڑے قید خانہ میں بولتا ہے۔ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ اور وہ ان کا ایجاد کرنے والا ہے۔ اس نے مصیبتوں کو دنیا کے احیاء کے لئے اپنے نفس پر اٹھایا ہے اور وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ سے مخفی تھا۔ اس حوالہ میں بہاء اللہ نے اپنے آپ کو تمام چیزوں کا خالق اور موجد قرار دیا ہے۔ جو صریح دعوئ الوہیت ہے۔

تیسرا حوالہ۔ بہاء اللہ نے علی نام ایک شخص کو خط لکھا جس کے دوران میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ یا علی افرح بما یذکرک مالک العرش والثریٰ (کتاب اقدس صفحہ ۱۱۰) اے علی خوش ہو کہ تجھے عرش و فرش کا مالک یاد کرتا ہے۔ اس جگہ بہاء اللہ نے اپنے آپ کو مالک العرش والثریٰ قرار دیا ہے۔

چوتھا حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۲۹۰ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ قد صعدت زفراتی ونزلت عبراتی وتت عین شفقتی ودام قلبی بما ان العباد معرضین عن بحر جودی وشمس فضلی و سماء کرمی۔ الذی احاط من فی السموات والارضین۔ یعنی میری آہیں بلند۔ میرے آنسو رواں۔ میری شفقت کی آنکھیں گریاں اور میرا دل نوحہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ بندوں کو دیکھتا ہوں کہ میری رحمت کے دریا اور میرے فضل کے سورج اور میری اس بخشش سے جو آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزوں پر محیط ہے۔ مونہہ پھیرے ہوئے ہے۔

پانچواں حوالہ کتاب اقدس صفحہ ۵۵ میں ایک شخص محمود نامی کو مخاطب کرتے ہوئے بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ یا محمود اسمع ندائی من مقامی المحمود ثم اشھد بما شھد لسان العظمۃ انہ لا الٰہ الا انا المھیمن القیوم قد ارسلنا الرسل وانزلنا الکتب وفصلنا فیھا ما یرفع العباد الی الغایۃ القصویٰ والجنۃ العلیا ولکن القوم اعرضوا بما اتبعوا کل ناعق مردود۔ کم من عالم تمسک بالشریعۃ وبھا افتیٰ علیٰ منزلھا۔ یعنی اے محمود میری ندا کو میرے مقام محمود سے سن۔ پھر اس بات کی گواہی دے۔ جس کی گواہی لسان عظمت نے دی۔ اور وہ یہ بات ہے۔ کہ کوئی معبود نہیں مگر میں جو سب کا نگہبان اور سہارا ہوں ہم نے ہی تمام رسولوں کو بھیجا۔ اور تمام کتابوں کو اتارا۔ اور ان میں وہ باتیں بیان کیں۔ جو بندوں کو ان کے آخری مقصد کی طرف لے جائیں۔ اور جنت علیا تک پہنچا دیں۔ لیکن لوگوں نے اعراض کیا اور ہر مردود کی اتباع کی۔ پھر بہت سے عالم ہیں جنہوں نے پہلی شریعت کو پکڑا ہوا ہے اور اس کے ذریعہ اس شریعت کے اتارنے والے کے خلاف فتوے دے رہے ہیں۔ اس عبارت میں بہاء اللہ نے اپنے آپ کو رسولوں کا بھیجنے والا اور کتابوں کا اتارنے والا کہا ہے۔ اور اس شخص کو جس کے نام خط لکھا گیا ہے اس بات کی شہادت دینے کی تلقین کی ہے۔ کہ میں ہی خدا ہوں۔ جو سب کا محافظ اور نگہبان ہوں۔ یہ وہ صفات ہیں۔ جو صرف خدا تعالےٰ میں ہی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے بہاء اللہ کے دعوئ خدائی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔

مرزا حیدر علی بہائی کی کتاب بہجۃ الصدور صفحہ ۲۹۹ سے بھی ثابت ہے۔ کہ بہاء اللہ کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کتابوں کو اتارنے والا اور رسولوں کو بھیجنے والا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "حضرت بہاء اللہ آسمانی است کہ از آفاقش شموس انبیاء مرسلین اشراق نمودہ مرسل رسل و منزل کتب و رب الارباب و سلطان مبدأ و مآب است" یعنی بہاء اللہ وہ آسمان ہے جس کے افق سے ہر نبی اور ہر رسول کا سورج نمودار ہوا۔ بہاء اللہ وہ ہے۔ جو رسولوں کو بھیجنے والا اور کتابوں کو نازل کرنے والا ہے۔ بہاء اللہ وہ ہے۔ جو سب کا رب ہے۔ اور ابتداء و انتہا سب کا بادشاہ ہے۔

چھٹا حوالہ۔ کتاب اقدس میں شریعت کا بیان کرتے ہوئے بہاء اللہ لکھتے ہیں یا اھل الارض اذا غربت شمس جمالی وسترت سماء ھیکلی لا تضطربوا قوموا علیٰ نصرۃ امری وارتفاع کلمتی بین العالمین۔ انا معکم فی کل الاحوال وننصرکم بالحق انا کنا قادرین۔ یعنی اے اہل زمین جب میرے جمال کا سورج ڈوب جائے۔ اور میرا وجود چھپ جائے تو مضطرب نہ ہونا۔ بلکہ میری نصرت کے لئے کھڑے رہنا۔ میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہارا مددگار اور ہم ہر چیز پر قادر ہیں۔ اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس عالم سے گذر جانے کے بعد ان کا ہر حال میں لوگوں کی مدد کرنے پر اپنے آپ کو قادر بتانا ان کے دعوئے خدائی کا ثبوت ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اس عالم میں وہ انسانی ہیکل میں اپنے آپ کو اسی طرح خدا مانتے تھے۔ جس طرح عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو انسانی جامہ میں خدا مانتے ہیں:

ساتواں حوالہ کتاب مبین میں بہاء اللہ اپنے منکروں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ایاکم ان تفعلوا بی ما فعلتم بمبشری اذا نزلت علیکم آیات اللہ من شطر فضلی لا تقولوا انھا ما نزلت علی الفطرۃ۔ ان الفطرۃ قد خلقت بقولی (سورۃ ہیکل)

کہ اے منکرو جو سلوک تم نے باب کے ساتھ کیا۔ جو میری بشارت دینے والا تھا۔ ویسا ہی سلوک میرے ساتھ نہ کرنا۔ اور جب کوئی آیت میرے فضل سے تم پر اتاری جائے۔ تو یہ کہنا کہ یہ فطرت کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت میرے فرمان سے پیدا ہوئی ہے:

اس حوالہ میں بہاء اللہ نے اپنے آپ کو فطرت کا خالق بیان کیا ہے۔ جو بجز خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا:

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

طلباء کو اہم نصائح

۲۹ جولائی۔ طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول موسمی تعطیلات پر اپنے گھروں کو جانے سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو حضور نے انہیں حسب ذیل نصائح فرمائیں:۔

چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تم گھروں کو چھٹیاں گزارنے کے لئے جا رہے ہو۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ تمہارے گھر جانے سے پہلے تمہیں چند نصیحتیں کروں۔ گو نصیحتیں ہر وقت کافی طور پر ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن پھر بھی چونکہ وقت کے مناسب جو بات کہی جائے وہ خاص اثر رکھتی ہے۔ اس لئے چند ایک باتیں کہہ دیتا ہوں:۔

یہ سکول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے قائم فرمایا تھا۔ کہ ہماری جماعت کے بچے خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کے بچے عموماً غیر مسلموں کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اس سے پہلے ایک آریہ سکول ہوا کرتا تھا اور ایک سرکاری سکول بھی تھا۔ جو اب بھی ریتی چھلہ کے قریب موجود ہے۔ سرکاری سکول لوئر پرائمری تک ہوتا تھا۔ اور آریہ سکول میں اس سے اوپر کچھ جماعتیں ہوتی تھیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے اس میں داخل ہونے شروع ہو گئے آریہ مدرس ہمیشہ کچھ نہ کچھ باتیں اسلام کے خلاف طلباء کے کانوں میں ڈالتے رہتے تھے اور ان کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچتی رہتی۔ اس سے تحریک ہوئی۔ اور اپنا سکول کھولا گیا۔

چونکہ ان دنوں سکولوں کے جاری کرنے کے لئے زیادہ پابندیاں نہ تھیں۔ اس واسطے جلدی ہی یہ سکول جاری ہو گیا۔ اس کی عمارت بھی بہت بعد میں بنی۔ پہلے یہ سکول مدرسہ احمدیہ کی موجودہ عمارت میں ہی ہوتا تھا۔ اور صرف وہاں تک تھا۔ جہاں اب درزی خانہ ہے اس وقت اس کے صرف چار کمرے تھے۔

آریہ سکول میں طلباء پر جو اثر ڈالا جاتا تھا۔ وہ تو بالکل ظاہر تھا۔ کہ وہ خاص طور پر ہندو مذہب کی تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن سرکاری پرائمری سکول میں بھی آریہ مدرس اسلام پر حملہ کرتے رہتے تھے۔ اس پرائمری سکول میں میں بھی کچھ عرصہ پڑھا ہوں۔ ان دنوں کا ایک واقعہ مجھے اب بھی خوب یاد ہے۔ کہ ایک دن جب میرا کھانا آیا جس میں کلیجی کا سالن تھا۔ تو اسے دیکھ کر ایک طالب علم نے حیرانی سے اپنی انگلی دانتوں میں دبائی۔ اور کہا۔ یہ تو ماس ہے۔ اور اس کا کھانا حرام ہے۔ گو وہ آخر میں وہ شخص احمدی ہوا۔ اور مخلص احمدی ہوا۔ مگر اس وقت اس نے بڑی حیرانی کا اظہار کیا۔

بہر حال سرکاری سکول میں بھی اس قسم کا اثر ڈالا جاتا تھا۔ اگرچہ اب یہ باتیں ان سکولوں میں اور آریہ لوگوں میں کم ہو گئی ہیں۔ اور ماس کی علت میں بھی فرق آگیا ہے۔ لیکن اب اور قسم کی برائیاں ہیں۔ جو پیدا ہو گئی ہیں۔

ہر زمانہ کے اثرات الگ الگ ہوتے ہیں اور ان کے بدل جانے سے ان کی اہمیت کم نہیں ہو سکتی۔ اُس زمانہ میں گوشت کو بڑی اہمیت تھی۔ اور اب عورتوں کے پردہ کو زیادہ اہم قرار دیا جاتا ہے۔ گو سوال بدل گئے ہیں لیکن مقصد ایک ہی ہے۔ کہ کسی طرح اسلامی تعلیم کو مٹا دیا جائے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جاری کرنے کی غرض یہ تھی۔ کہ بتایا جائے کہ اسلام کا ہر ایک حکم اپنے اندر فائدہ رکھتا ہے اور گو بعض دفعہ اسلام کا کوئی حکم نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے اس کی حکمت معلوم نہ ہو لیکن بہر حال وہ فائدہ مند ہی ہے۔ اگر تمہارے دل میں یہ احساس باقی ہو۔ کہ اسلام کی فلاں بات قابل اعتراض ہے۔ اور فلاں درست نہیں۔ تو پھر تمہارا یہاں آنا اور تعلیم پانا لغو ہے۔ اور یہ نقص یا تو خود تم پر ہے۔ یا تمہارے استادوں پر۔ تمہارے تمام اقوال اور تمہارے تمام افعال سے ظاہر ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کی عظمت تمہارے دل میں ہے۔ اور تمہاری چھوٹی سی چھوٹی حرکت سے واضح ہو۔ کہ تم اپنے آپ کو اسلام کے ذمہ دار سمجھتے ہو۔ سب سے ادب اور اخلاق سے پیش آتے ہو۔ اور ایک اچھا نمونہ دکھاتے ہیں۔

غیروں پر تمہاری نمازوں کا اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ سب کے سب لوگ تمہیں نماز پڑھتا ہوا دیکھ نہیں سکتے۔ اور غیر مسلم نماز کی کوئی وقعت نہیں سمجھتے۔ صرف اخلاق ہی ان پر اثر ڈال سکتے ہیں کیونکہ اخلاق فوراً نظر آ جاتے ہیں اور لوگ ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اخلاق کا مظاہرہ تم گاڑی میں بیٹھنے کے ساتھ ہی کر سکتے ہو۔

انگریزوں نے ایک نیک نمونہ پیدا کیا ہے کہ مرد عورتوں کو گاڑی میں بیٹھنے کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ اور اگر جگہ کی تنگی ہو۔ تو خود کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے گاڑی میں ٹریم کار میں اسی نمونہ کو قائم کیا۔ حالانکہ ابھی ایام میں یورپ میں عورتوں کو گھروں میں سخت تنگ کیا جاتا تھا۔ گھروں میں مردوں کا سلوک عورتوں سے نہایت سخت تھا۔ لیکن عورت کو گاڑی وغیرہ میں جگہ دینے کے لئے مرد کے کھڑے ہو جانے کا اثر دوسروں پر بہت اچھا پڑتا۔ تو اچھے اخلاق اور اچھی عادات خود بہت بڑا اثر رکھتی ہیں۔

اخلاق فاضلہ میں سے ایک صفت وقار بھی ہے۔ نماز میں کھڑا ہو کر بار بار کھجلانا اور کھانسنا بھی وقار کے خلاف ہے۔ مجبوری کے وقت اگر کوئی کھانس لے۔ تو اور بات ہے۔ مجالس میں ڈکار اور اباسی (جمائی) لینا بغیر منہ پر ہاتھ رکھنے کے یہ بھی وقار کے خلاف ہے۔ منہ پر ہاتھ رکھنے سے اباسی کی بندش بھی ہو جاتی ہے۔ اور ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اس وقت جو شکل بگڑتی ہے۔ وہ دوسروں کو نظر نہیں آتی۔ ڈکار لینا بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ڈکار کی پیدائش اس گیس سے ہوتی ہے۔ جو معدہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر تم کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے ڈکار لوگے۔ تو اسے برا لگے گا لیکن اگر تم ڈکار کے وقت منہ کو ایک طرف کر لیتے ہو۔ یا اسے دبا لیتے ہو یا اباسی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لیتے ہو۔ تو یقینی طور پر دوسروں پر اس کا اچھا اثر ہوگا۔

اسی طرح اگر تم کسی مجلس میں بیٹھے ہو اور کودتے ناچتے نہیں۔ نہ ہی بلا وجہ کسی معاملہ میں دخل دیتے ہو۔ اور ہنسی مذاق بھی نہیں کرتے اور دوسروں کے مقابلہ میں ایک ممتاز حالت پیدا کرتے ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ کوئی تم سے خود ہی پوچھ لے۔ کہ کہاں سے آئے ہو۔ اور اس طرح تبلیغ کے لئے گفتگو کرنے کا موقع نکل آئے۔ گھر جا کر ہر بات میں سچ بولنے کا ایک گہرا اثر گھر والوں پر پڑتا ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ یہاں پڑھنے والے بچے کی اچھی عادات کا اثر اس کے والدین پر پڑا۔ اور وہ احمدی ہو گئے۔

نماز کی پابندی بھی نہایت ضروری چیز ہے ایک نماز کے ضائع ہو جانے سے ساری عمر ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے جب تک تمہاری یہ حالت نہ ہو۔ کہ تم محسوس کرنے لگ جاؤ۔ ایک نماز کا بھی چھوٹنا موت سے بدتر ہے۔ تب تک تم نماز کی حقیقت تک نہیں پہونچ سکتے۔ پس نماز کسی صورت میں نہ چھوڑنی چاہیئے۔

نہ ہی تماشوں میں بھی شامل ہونا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ یہاں تو ان چیزوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے تم بچے رہتے ہو۔ لیکن باہر جا کر تم ضبط نہ ہو سکے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ ان کا دیکھنا قطعاً ممنوع ہے۔ ہم نے موجودہ حالات میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کو نہیں دیکھنا تمہیں اس کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیئے۔ پھر ہم نے یہ بھی طے کیا ہے۔ کہ تین سال تک ایک ہی کھانا کھائیں گے۔ تمہیں یہاں تو ایک ہی کھانا ملتا رہا ہے۔ گھر میں جا کر ان نعمتوں میں لطف اٹھانے کا خیال ہوگا۔ اس کے متعلق یہ تو اجازت ہے۔ کہ اچھا کھانا کھاؤ۔ لیکن دو کھانوں کی ایک وقت میں اجازت نہیں ہے۔

تم اپنے اچھے نمونہ اور عقل سے تبلیغ کر سکتے ہو۔ جو باتیں یہاں تمہارے کانوں میں پڑتی رہی ہیں۔ ان سے ہی کام لے سکتے ہو۔ حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر کسی کے ذریعہ ایک آدمی بھی ہدایت پا جائے۔ تو اس وادی سے بہتر ہے جو بکریوں اور اونٹوں سے بھری ہوئی ہو۔ اور وہ کسی کو مل جائے چونکہ بعض اوقات نوجوان کے ہدایت پا جانے سے اس کے والدین ہدایت پا جاتے ہیں۔ اس لئے اگر تم نوجوانوں اور بچوں میں تبلیغ کرو۔ ان پر احمدیت کی سچائی ثابت کرو۔ اور ان کو اسلام کا خادم بنا سکو۔ تو

واقعاتِ عالم پر نظر

۱- احرار اور سکھ (۲) چین میں اخلاقی اصلاح (۳) حیدرآباد میں انصاف

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

جس طرح مسلمانوں کی نمائندگی کے مدعی اور حقیقتاً مسلم قوم کے سیاسی۔ مذہبی و تمدنی مفاد کے خطرناک دشمن وہ لوگ ہیں۔ جن کو احرار کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھوں میں بھی "کالی بھیڑیں" ہیں جو سکھ احرار" کہلا سکتی ہیں۔ شہید گنج کا واقعہ ہر دو قوموں کے احراریوں کی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے تا مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ احراریوں نے قادیان میں اپنی قماش کے لوگوں کو ساتھ ملایا۔ اور دیہات میں جا کر سکھوں کو ورغلانا شروع کیا۔ تو ایک شریف سکھ سردار نے کہا "ہم کمینوں کے ساتھ مل کر شرفاء سے نہیں بگاڑنا چاہتے" پس ملک کی فضاء کو خراب کرنے والے سکھ شرفاء کا ساتھ نہیں۔ وہ مفسدوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس کے یہ مستحق ہے۔ چنانچہ "رہبر قادیان" نام رسالہ میں سردار ارجن سنگھ صاحب عاجز ایڈیٹر اخبار رنگین و مالک سردار پریس امرتسر تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجلس احرار۔ یہ جماعت کبھی کانگریس کی مخالف ہے۔ تو کبھی کانگریس کی حامی کبھی ہندو مسلم اتحاد کی مدعی اور کبھی ہندو مسلم اتحاد کی دشمن۔ کبھی مخلوط انتخاب کی دعویدار اور کبھی جداگانہ انتخاب کی پرچارک۔ کبھی اتحاد اسلام کی سب سے بڑی پاسبان اور کبھی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان نفاق و بے اتفاقی کی ذمہ دار۔ الغرض اس جماعت کے سامنے کوئی مستقل پروگرام نہیں ہے۔ آج اگر پورن سوراجیہ کے لئے بے تاب ہے تو کل غلامی کو وجہ نجات تصور کرتی ہے۔ ایک دن اگر اس کا عقیدہ حکومت سے عدم تعاون ہے۔ تو دوسرے دن ان کا مطمح نظر گورنمنٹ سے تعاون۔ یہی وجہ ہے کہ اس جماعت میں وقتاً فوقتاً ہر قسم کے انسانوں کی گنجائش نکل آتی ہے۔ اور کسی خاص مسلک کے فقدان کی وجہ سے ہر وہ راستہ جس پر یہ جماعت گامزن ہو۔ ان کے پیرووں کے لئے صحیح راہ بن جاتا ہے۔ الغرض اس جماعت کی بوقلمونی اور رنگا رنگی ضرب المثل ہے۔"

"حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایک وقت وہ تھا۔ جب احرار ہندو مسلم اتحاد کے مدعی تھے اور مخلوط انتخاب کو بھارت ماتا کی نجات کا بہترین ذریعہ سمجھتے تھے۔ آج وہی لوگ ہیں جو خود اسلامی اتحاد کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ اور خود مسلمانوں کے ایک گروہ کے حقوق علیحدہ کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔"

"آج ان لوگوں سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ جناب آج اگر آپ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد کے روادار نہیں ہیں۔ اگر آپ اسلامی فرقوں کو ہی علیحدہ علیحدہ کر دینے کے حق میں ہیں۔ تو آپ سے یہ کیونکر امید ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں سے اتحاد کے لئے تیار ہونگے" (رہبر قادیان صفحات ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(۲)

ایک طرف ہم پڑھتے ہیں۔ کہ ترکی عورتوں نے پردہ ترک کر دیا ہے۔ اور تمام زندگی یوروپین طریق پر ڈھل رہی ہے۔ اسلامی فتوحات کی یادگار ایا صوفیہ کو مسجد سے بدل کر عجائب گھر بنا دیا ہے۔ جہاں مسجد کے اندر اللہ و محمد لکھا گیا تھا۔ اسے مٹا دیا گیا ہے۔ اور پرانے گرجا کے نقش و نگار کو دوبارہ زندہ کر دیا گیا ہے۔ اور "کمال اتاترک" کے نقش قدم پر رضا شاہ بھی چل رہے ہیں۔ آزادی کے بیشتر پاکار رضا ایرانی عورتوں پر ترکی کی نسبت زیادہ سرعت سے غالب آ رہا ہے۔ گویا مشرق قریب مغربیت زدہ ہو چکا اور ہو رہا ہے۔ اب دوسری طرف مشرق بعید میں حضرت کانفیوشس کے مذہب کی اخلاقی تعلیم کا احیاء ہو رہا ہے۔ چین میں New Life Movement "تحریک نئی زندگی" اپنا کام کر رہی ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے تاریکی فاتح چین کی فوج نے بالشویک کوششوں کو دبانے کے لئے چین کے مشرق سے مغرب تک کوچ کیا ہے۔ سپہ سالار اعظم جنرل چیانگ کئی شک" نے حکم دیا ہے کہ عورتیں بال نہ کٹوائیں۔ اصلاح خانہ بند کر دیئے جائیں۔ اونچی کرتی نیچی لہنگا پہن کر کھلے بازار میں میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے چہرہ اور لبوں کا قریبی تعارف نہ ہونے دیں۔ بازو میں بازو ڈال کر چلنا قدیم عفت کے خلاف سمجھا گیا ہے۔ چینی لڑکیوں کو حکام دیئے گئے ہیں۔ کہ ناچ میں مردوں کی ساتھی نہ بنیں۔ اور حال حکومت کے نئے ناچ گھروں میں جا نا ناچنے کی محافل میں شریک ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ زنانہ مدارس کی طالبات نہ پوڈر لگائیں نہ سرخی استعمال کریں۔ اور عہدہ داران سرکاری کو غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت ہو گئی ہے۔ ہوٹلوں اور قیام گاہوں میں زنانہ نوکر رکھنے سے روک دیا گیا ہے۔

اللہ اللہ! یہ کیا تبدیلی ہے مسلمان اقوام میں کفار کا تشبہ اور کافروں میں اسلامی تہذیب آ رہی ہے۔

(۳)

اسلامی ریاستوں میں اگر کہیں ایک حد تک اسلامی اخلاق۔ رواداری اور اسلامی انصاف ملتا ہے۔ تو اس کے لئے ہم عینی شاہد ہیں۔ کہ حیدرآباد بے نظیر ہے۔ ہم کو معلوم ہے جب مسٹر حسن امام بیرسٹر ایک مقدمہ کے لئے حیدرآباد گئے۔ اور نواب اکبر یار جنگ بہادر ہائیکورٹ حیدرآباد کے اجلاس پر پیش ہوئے۔ تو نواب صاحب کے علم قانون۔ فراست۔ لیاقت اور مقدمہ فہمی کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ شخص تو کسی برطانوی ہائی کورٹ کی زینت ہو سکتا ہے۔" حیدرآباد کے جج بالحاظ مذہب و ملت انصاف کرتے حیدرآباد کے حکام "انصاف" کو رشتہ و دوستی سے بالا سمجھتے ہیں۔ ایک احمدی کی غیر احمدی بیوی کے مقدمہ میں عدالت نے وہی فیصلہ کیا۔ جو برطانوی عدالتوں نے کیا تھا۔ مخالف فریق نے ہر چند چاہا کہ بحث کو ٹیڑھا کیا جائے۔ مگر عدالت نے جسٹس راما چندرا آف مدراس کی طرح یہی بات مد نظر رکھی۔ کہ عدالت کے سامنے غیر احمدیوں کے کفر و ایمان کا فیصلہ کرنا نہیں بلکہ احمدیوں کے اسلام کا معاملہ مد نظر ہے اور احمدی کے حق میں فیصلہ ہوا۔ تعصب کا داؤ بہاولپور کی طرح نہ چلا۔ ہم کو یاد ہے کہ ہندو مسلم فسادات میں مسلمان مجرموں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ ناندیڑ میں بنادٹی قبر کو اکھڑوا دیا گیا۔ اور سکھوں کے ساتھ انصاف کیا گیا۔

اس وقت بھی حیدرآباد کی عدالتوں میں دو مقدمات چل رہے ہیں جو پبلک کی توجہ کے جاذب ہیں۔ ایک وکیل ہیں جو جیل سے ہتھکڑی میں لائے جاتے ہیں۔ اور مدمقابل ایک غریب ادنیٰ قوم کا دھیڑ ہے۔ اور نابالغ سے جبر کا مقدمہ ہے ایسا ہی قتل کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ جس میں کوتوال نے دوسروں کے علاوہ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی سابق منصرم کوتوال کو بھی گرفتار کر کے ضمانت پر رکھا ہے۔ بھلا غریب پست قوم دھیڑ چماروں کے مقابل وکیل کی گرفتاری اور ایک ملازم کے قتل پر ایک اعلیٰ حیثیت کے عہدہ دار پر مقدمہ ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں کہاں ممکن ہے۔ مگر حیدرآباد کی ہائی کورٹ نے اور حیدرآباد کے بیدار مغز نئے کوتوال نے انصاف کی قابل قدر مثالیں پیش کی ہیں۔

حیدرآباد کی ہائی کورٹ کا ایک منظر بہت دلچسپ ہے۔ اور وہ راجہ بہادر رائے بشیشور ناتھ (آریہ سماجی) اور نواب اکبر یار جنگ بہادر (احمدی) کا مل کر ایک جگہ خدا کے بندوں کے ساتھ انصاف کرنا ہے۔ کاش حیدرآباد کے مخالف اس انصاف پروری کی قدر کریں۔

کمپالہ (یوگنڈا) میں غیر احمدیوں کا مناظرہ سے فرار

تصفیہ شرائط میں رکاوٹ ڈالنے کی مذموم کوشش

لال حسین صاحب نے یوگنڈا بینجگ کمپالہ اور جنجہ کی فضا کو خاص طور پر احمدیوں کے خلاف مسموم کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنی تقریروں میں بار بار مناظرہ کے لئے چیلنج دینا شروع کیا۔ نیروبی اور ممباسہ میں خاکسار نے اور ٹانگا ڈی میں مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے چونکہ اس سے مناظرہ کر کے اچھی طرح اس کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس کی زبانی تعلیوں کی طرف قطعاً توجہ نہ کی جائے البتہ تحریری طور پر اس کا چیلنج پہنچے۔ تو اسے منظور کر لیا جائے۔

مناظرہ کا چیلنج اور جواب

۲۱ جون سنی ایسوسی ایشن کی طرف سے تحریری چیلنج مناظرہ پہنچا۔ جس میں انہوں نے لکھا۔ کہ مناظرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد کی صداقت پبلک میں ثابت کرے۔ اور چونکہ لال حسین صاحب ۳۰ جون کمپالہ جا رہے ہیں۔ اس لئے مناظرہ ۳۰ جون سے پہلے ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں انہیں لکھا گیا۔ کہ چیلنج مناظرہ منظور ہے اور چونکہ مناظرہ کے جلدی انعقاد کی خواہش کی گئی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کے مکان پر تین غیر احمدی نمائندے شرائط مناظرہ کے لئے معہ سکرٹری کے ۲۲ جون ۲ بجے دن کے پہنچ جائیں۔ ہمارا یہ جواب چیلنج دینے والوں کے پاس ۲۲ جون کو پہنچ گیا:

غیر احمدیوں کا فرار

اس تحریر کے مطابق جماعت احمدیہ کے نمائندے ۲۲ جون ۲ بجے دوپہر سے شام کے چھ بجے تک انتظار کرتے رہے۔ لیکن نہ تو غیر احمدیوں کا کوئی نمائندہ تصفیہ شرائط کے لئے پہنچا۔ اور نہ کوئی اطلاع آئی۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں:

نامعقول تجویز

آخر مغرب کے وقت غیر احمدیوں کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ نے ۲۲ جون کو جو چٹھی لکھی تھی۔ وہ تمام مسلمان فرقوں کی ایک نمائندہ مجلس منعقد کر کے اس کے سامنے رکھی گئی جس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ

(۱) شرائط کا تصفیہ بجائے پرائیویٹ مکان میں ہونے کے Recreation club میں ہو۔

(۲) تصفیہ شرائط کے لئے تین نمائندوں کی بجائے کل اٹھارہ نمائندے ہوں جن کی نسبت یہ ہوگی۔

احمدیوں میں سے پانچ غیر احمدیوں میں سے گیارہ اور غیر مسلموں میں سے دو۔ گیارہ غیر احمدیوں میں سے پانچ سنی اور چھ دوسرے فرقوں میں سے۔ جن میں سے تین احمدی انتخاب کریں گے اور تین سنی۔

اس سراسر خلاف انصاف تجویز کو ہم نے رد کر دیا۔ اور ۲۶ جون یہ لکھ دیا۔ کہ شرائط طے کرنے کے لئے اٹھارہ آدمیوں کے جھگڑے کی ضرورت نہیں۔ اور یوں بھی پیشکردہ تجویز غیر معقول ہے۔ اس لئے وہی طریق اختیار کیا جائے گا۔ جس کا ذکر ہم اپنی پہلی چٹھی میں کر چکے ہیں۔ ہمیں رکری ایشن کلب میں تصفیہ شرائط کے لئے آنے میں کوئی اعتراض نہیں۔ اگر اس معقول طریق کو اختیار کرنے پر تیار ہوں۔ تو ۳۰ جون کو شرائط کا تصفیہ کر لیا جائے۔ ہماری چٹھی کا جواب شرافت کو بالائے طاق رکھ کر نہایت گندے لہجہ میں ۲۸ جون کو دیا گیا۔ ہمیں پہلے ہی ان سے یہی امید تھی۔ اس لئے ان لوگوں کا یہ فعل کوئی خاص تعجب انگیز نہ تھا۔ اس چٹھی میں انہوں نے پھر یہی لکھا۔ کہ ان کی طرف سے گیارہ آدمی تصفیہ شرائط کے لئے ہونگے اور احمدیوں کی طرف سے پانچ۔ لیکن آخر انہیں اپنی اس نامعقول بات کو ترک کرنا پڑا

تصفیہ شرائط کے لئے گفتگو

۳۰ جون ۱۰ بجے خاکسار معہ ڈاکٹر فضل دین صاحب بھائی عبدالحی صاحب ملک نصر اللہ خان صاحب اور دو غیر مسلم اصحاب مسٹر سندر سنگھ صاحب کلسی اور مسٹر پی۔ ایل کپلا سکرٹری آریہ سماج Recreation club میں پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے لال حسین صاحب۔ مسٹر نعمت اللہ موٹر گیراج۔ سی ایم امام دین اور قاری نصیر احمد معہ اپنے دو نمائندگان مسٹر عبداللہ بن عبداللہ صاحب عرب اور مسٹر جعفر پردہان صاحب شامل ہوئے:

لال حسین صاحب نے پہلی شرط یہ پیش کی۔ کہ مضمون مناظرہ صداقت دعاوی مرزا صاحب ہوگا۔ میں نے کہا منظور۔ مگر نیروبی کے مناظرہ کی طرح اس مضمون کی حسب ذیل تین شقیں ہونگی (۱) وفات مسیح (۲) اجرائے نبوت (۳) صداقت دعوے مسیحیت و نبوت۔ نیز میں نے انجمن حمایت اسلام نیروبی کا اشتہار ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء پیش کیا۔ جس میں ان لوگوں کی طرف سے خود یہ اقرار کیا گیا تھا۔ کہ ان تینوں عنوانات پر بحث ازبس ضروری ہے۔ جیسا کہ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

"مناظرہ کا اصل موضوع صداقت (حضرت) مرزا صاحب اور پہلے ہر دو مضمون (حیات مسیح۔ اجرائے نبوت) ایک علمی بحث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو کہ اصل موضوع تک پہنچنے کے لئے راستہ کو صاف کر دیں گے۔ اس لئے گذارش ہے کہ ہر ایک صاحب پہلے دونوں مضمونوں میں شامل ہو کر تیسرے مناظرے میں ضرور شامل ہوئے"

علاوہ ازیں مناظرہ نیروبی کی مطبوعہ شرائط جو انجمن والوں نے ہی شائع کی تھیں پیش کر کے میں نے اپنے مدعا کو واضح کیا۔ لیکن لال حسین صاحب اور ان کے نمائندوں نے نیروبی والے مناظرہ کی شرائط کا نام سنتے ہی انکار کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ نیروبی کے حالات کچھ اور تھے۔ یہاں کے کچھ اور ہیں مگر یہ صرف بہانہ تھا۔ اس لئے پھر انہیں نیروبی کی فیصلہ شدہ شرائط کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے کہہ دیا۔ ہرگز ان دونوں مضمونوں پر بحث کے لئے وہ تیار نہیں۔ غیر مسلم اصحاب نے فریقین کی گفتگو نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنی۔ اور انہوں نے اچھی طرح محسوس کر لیا۔ کہ پہلے دونوں مضمونوں پر بحث ضروری ہے۔ چنانچہ انہوں نے فریقین کو مشورہ بھی دیا۔ مگر لال حسین صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور ایک تحریر لکھ کر کہنے لگے۔ کہ اس پر دستخط کر دو۔ اس تحریر کا مفاد یہ تھا کہ اگر ان دو مضمونوں پر بحث نہ ہو۔ تو ہم تیسرے پر تیار نہیں۔

اس تحریر کی بیہودگی کو ظاہر کرتے ہوئے میں نے بتایا کہ ہماری طرف سے تو انکار نہیں۔ اور یہ مضمون صداقت مسیح موعود کے ہی حصے ہیں۔ غیر مسلموں نے بھی میری تائید کی۔ پھر میں نے کہا اچھا اگر آپ یہ لکھ دیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے تو پھر صرف تیسری شق پر بحث کر لی جائے گی۔ مگر اس کے لئے بھی وہ تیار نہ ہوئے:

تصفیہ شرائط کے متعلق مشترکہ بیان

آخر جب تصفیہ شرائط کی کوئی امید باقی نہ رہی تو غیر احمدیوں کے کہنے پر ایک تحریر لکھی گئی جس پر انہوں نے دستخط کر دیئے وہ تحریر یہ ہے۔

شرائط مناظرہ مابین اہلسنت والجماعت و جماعت احمدیہ کمپالہ کا تصفیہ متعلقہ صداقت دعاوی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جماعت احمدیہ کمپالہ کی طرف سے یہ پیش کیا گیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کی جسمانی زندگی آسمان پر اور اجرائے نبوت در امت محمدیہ پر بحث کی جائے کیونکہ یہ دونوں مضمون اصل موضوع تک پہنچنے کے لئے راستہ صاف کرنے والے ہیں۔ چونکہ اہلسنت والجماعت کمپالہ کے نمائندے ان دونوں مضمونوں پر بحث کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ان دونوں مضمونوں کا اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے دونوں طرف سے اس گفتگو متعلق شرائط مناظرہ کو بند کیا جاتا ہے: دستخط

ایم۔ اے کریم سکرٹری مسلم سنی ایسوسی ایشن کمپالہ۔ ملک نصر اللہ خاں احمدی سکرٹری احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کمپالہ۔ سندر سنگھ کلسی۔ پی۔ ایل کپلا سکرٹری آریہ سماج کمپالہ۔ عبداللہ بن عبداللہ جعفر پردہان۔ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء

مناظرہ سے کھلا فرار

یہ تحریر نقل مطابق اصل ہے۔ جو وضاحت کے ساتھ بتا رہی ہے۔ کہ غیر احمدی مناظرہ کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ حیات مسیح اجرائے نبوت کا وہ اصل موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سمجھتے حالانکہ خود اپنے قلم سے بذریعہ اشتہار مورخہ ۱۷ جنوری صاف طور پر یہ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ پہلے

امراء جماعتہائے احمدیہ کے فرائض و اختیارات

چونکہ مختلف جماعتوں میں مقامی امیر مقرر کرنے کا سلسلہ تھوڑے عرصہ سے ہی جاری ہوا ہے۔ اس لئے ابھی تک جماعت کو مقامی امیروں کے فرائض و اختیارات کے متعلق پوری پوری اطلاع نہیں۔ بعض جگہ تو امیروں کی محض ایک پریذیڈنٹ کی حیثیت سمجھی جاتی ہے۔ اور بعض جگہ مقامی امیر کا ایسا رتبہ سمجھا جاتا ہے جو صرف خلافت کے شایانِ شان ہے۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ تمام افراد جماعت احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا سا ہے اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدیوں کی روحانی۔ اخلاقی تبلیغی۔ علمی۔ عملی۔ مالی۔ اقتصادی تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے۔ اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور اسے چاہیئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے۔ کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں لیکن چونکہ وہ مقامی جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہے کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے لئے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو رد کر دے لیکن ایسی صورت میں اس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت متصور ہوگا۔ اپنے اختلاف کی وجوہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہو۔ تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بنا پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔ لیکن اس موخرالذکر صورت میں اس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کر کے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔

مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں تو انہیں حق حاصل ہوگا۔ کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔ مقامی امیروں کا تقرر میعادی ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس میں وہی پہلا امیر پھر دوبارہ بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ دوران میعاد میں بھی امیر مقامی کسی مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اس کی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی مقامی امیر کو ایسے حالات میں جب کہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں باہر جانا پڑ جائے اور وہ مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ اپنی غیر حاضری کے لئے بعد مشورہ جماعت اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔ لیکن ایسی صورت میں بھی اس کا فرض ہوگا۔ کہ اس امر کی اطلاع جلد ہی مرکز میں ارسال کرے مقامی امیر ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہونگے جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔ امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ وار کارکن ہونگے اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے رویہ کو ایسا

احراری غنڈے کے حملہ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

انجمن احمدیہ آبادان (ایران)

انجمن احمدیہ آبادان ایران کا ایک غیر معمولی اجلاس جو ۲۲ جولائی کو منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے کمینہ حملہ کے خلاف اظہار رنج و افسوس کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کے انسداد کے لئے موثر تدابیر عمل میں لائے۔

خاکسار۔ مرزا برکت علی

احمدیہ ایسوسی ایشن سیلون

جناب ایم۔ زیڈ۔ دین صاحب سکرٹری "دی سیلون احمدیہ ایسوسی ایشن" نے مندرجہ ذیل تار ہز ایکسی لینسی وائسرائے بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری کو ارسال کیا

"احمدیہ ایسوسی ایشن سیلون مؤدبانہ طور پر حکومت کی توجہ ایک احراری کے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کی طرف مبذول کراتی ہوئی اس معاملہ میں تحقیقات کی درخواست کرتی ہے۔"

جماعت احمدیہ پشاور

۱۹ جولائی جماعت احمدیہ پشاور کا ایک عام اجلاس زیر صدارت قاضی محمد یوسف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں

(۱) یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے نہایت شرمناک حملہ کو انتہائی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسے کسی گہری سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت اور حکام ضلع گورداسپور پر ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ اگر احراریوں کی قادیان اور دوسرے مقامات میں شرانگیزیاں جاری رہنے دی گئیں۔ اور ان کے احمدیوں پر قاتلانہ حملوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے ناخوشگوار حادثات کی ذمہ داری زیادہ تر حکومت اور ان حکام پر ہوگی۔

خاکسار۔ ملک عطاء اللہ خاں سکرٹری

احمدیہ ایسوسی ایشن شاہجہانپور

۱۶ جولائی۔ احمدیہ ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ایسوسی ایشن ہذا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے نہایت شرمناک اور وحشیانہ حملہ کو نہایت رنج اور تکلیف سے دیکھتی ہے۔ اور حکومت سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ملزم کو عبرتناک سزا دلائے۔

(۲) احراریوں کی امن شکن اور فتنہ انگیز سرگرمیاں جو عرصہ دو سال سے جاری ہیں۔ اب نہایت خطرناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ ان کے انسداد کے لئے فوری تدابیر عمل میں لائے۔

یہ اجلاس حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور خاندان نبوت کے دیگر افراد کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ان کی حفاظت کے لئے ہر احمدی فرد اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۳) یہ اجلاس سمجھتا ہے۔ کہ مقامی ایگزیکٹو اور سول حکام بالواسطہ یا بلاواسطہ احراریوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں لہذا ہمیں ان پر قطعاً کوئی اعتماد نہیں۔ اور ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان احکام کی بجائے انگریز حکام مقرر کرے۔

خاکسار۔ نثار احمد قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل بی

THE AHMADYYA SUPPLY COMPANY, LD. QADIAN.

جماعت احمدیہ کے ذمہ

نہایت ضروری فرض

یہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرے۔ لیکن ہر قربانی کے لئے ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔ یعنی چاہیئے۔ کہ کثرت سے دولت پیدا کی جائے تاکہ اسے راہ مولیٰ میں خرچ کیا جا سکے۔ اور سب سے بہتر ذریعہ مال کے حصول کا وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ کہ علیکم بالتجارۃ فان فیہا تسعۃ اعشار الرزق مطلب یہ کہ تمہیں تجارت کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق انسان کیلئے نازل فرمایا ہے۔ اگر اس کو دس حصص میں تقسیم کیا جائے۔ تو نو حصص بذریعہ تجارت حاصل ہونگے۔ اور بقیہ ایک حصہ باقی تمام ذرائع سے مثلاً یعنی ملازمت زراعت وغیرہ سے۔ اور اسکا زندہ ثبوت دنیا میں موجود ہے۔ کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حاکم قومیں تاجر ہیں پس سرمایہ دار دوستوں کو اور خصوصاً گورنمنٹ کے ملازمین کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی تجارت میں حصہ لیں۔ اور چونکہ قانوناً گورنمنٹ کے ملازم تجارت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم نے ان کے لئے ایک جائز راہ کھولدی ہے۔ کہ وہ اپنا روپیہ دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان میں لگا کر فائدہ اٹھائیں۔ اس کمپنی کا حصہ دار ہر گورنمنٹ ملازم ہو سکتا ہے۔ آپ خود تجارت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ ملازم ہیں۔ آپ کے کم عمر بچے اور بیویاں بھی تجارت کرنے سے معذور ہیں۔ پس بہترین صورت یہی ہے۔ کہ دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان کے حصص خریدیں۔ تا آپ بھی اس کی آمد سے اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کر سکیں۔ اور آپ کے بچے بھی بڑے ہو کر ایک جائداد کے مالک بنجائیں۔ جو اُنکے کام آ سکے۔

کمپنی کے حصہ کی قیمت نہایت قلیل یعنی دس روپے فی حصہ ہے جو نہایت آسان اقساط یعنی اڑھائی روپے فی قسط کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں۔ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھکر کمپنی کے قواعد اور فارمہائے درخواست حصص مفت طلب کریں ؛

خاکسار محمد اسمٰعیل مینیجنگ ڈائرکٹر دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی
قادیان پنجاب

پبلک پریکٹس کے خواہش مند

ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

خصوصاً ایم بی بی ایس پنشنرز کیلئے نادر موقعہ

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد
قائم شدہ ۱۸۸۹ء

ایک نہایت با موقعہ بنی بنائی اور مشہور انگریزی ادویات کی دوکان کا کام مالک حافظ غلام رسول صاحب اور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم بی بی ایس دونوں کے یکے بعد دیگرے فوت ہو جانے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ موجودہ مالک کمپونڈنگ کا کام جانتا ہے اور خواہش مند ہے۔ کہ کسی ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے ساتھ مل کر کام چلائے وزیر آباد میں ایک ایم بی بی ایس مسلمان احمدی محنتی اور قابل ڈاکٹر کی ضرورت بھی ہے۔ محنت اور کوشش سے کافی کامیابی ہو سکتی ہے۔

مفصل حالات اور شرائط بالمشافہ آکر طے فرمادیں پہلے خط وکتابت کر کے وقت اور دن مقرر کر لیں۔

اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

آہنی خراس (بیل چکی)

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کی بہترین ذریعہ ہیں۔ ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر خشودنما ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں۔ اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے۔

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے علاوہ ازیں فلور ملز بیلنے جات انجن ہی ہل چاف کٹر زیادام روغن سیویاں۔ فیتے اور چاول کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگا یئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائداری اور بافراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں۔ انکی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے ٹنٹوں سے آپ ہمیشہ کیلئے بےفکر ہو جائینگے۔ ماہران زراعت ان رہٹوں کی بیحد سفارش کرتے ہیں۔ پرانی قسم کے چوبی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ:۔ **ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیرز۔ بٹالہ پنجاب**

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت مع محصول ڈاک عا مرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

امیرالمومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔ . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بےنظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش ناخونہ۔ پانی بہنا۔ ماندھراتا۔ سرخی وغیرہ کے لئے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے۔ نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں قیمت فی تولہ ۲/۱ مالک شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

فاروق ایک سال کیلئے رعایتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطا کئے ہیں۔ کہ ۲۵ اخبار ایسے شائق مگر غریب احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جاویں۔ جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کے لئے خریدنا چاہیں۔ وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ ان کو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہیگا لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے خریدار جدید ہوں۔ سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ تین روپیہ وصول ہوتے ہی ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں۔ تو وی پی کی اجازت دیں۔ جو تین روپیہ پانچ آنہ کا مع خرچ ڈاک وی پی ارسال ہوگا۔ یہ قیمت رعایتی بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

مینجر فاروق

ضرورت ہے

دو باغبان (مالیوں) کی جو نیک چلن دیانت دار اور اپنے کام سے خوب واقف ہوں۔ پیوند وغیرہ لگانے درختوں ترکاریوں پھلواڑی وغیرہ اور باغ کے آرائشی کام سے واقف ہوں۔ احمدی یا پنجابی کو ترجیح دی جائیگی۔ تجربہ کو سب سے زیادہ ترجیح ہوگی۔ درخواست بذریعہ اخبار الفضل آنی چاہیئے۔ درخواست کے ساتھ سابقہ ملازمتوں اور راستی نوں وغیرہ کی سندات ہونی چاہئیں تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوگا۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اوّل کے دست مبارک کی تحریر کردہ

اصل بیاض نور الدین رضی اللہ عنہ

جسے حضور کے صاحبزادگان نے شائع کیا تھا۔ قریب الاختتام ہے۔ صرف دو سو نسخے باقی ہیں جنہیں رعایتی قیمت پر فروخت کیا جائے گا۔ دوست منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ یہ حضرت حکیم الامت کے پچاس سالہ طبی تجربات کا خلاصہ ہے۔ نسخہ جات

قیمت { حصہ اول بے جلد عہ — رعایتی ۱۲ — مجلد عہ — رعایتی عہ }

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ الشیبانی۔ قادیان۔

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کے ایک ایسے کنوارے نوجوان بعمر بائیس سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ جو قد آور۔ وجیہہ۔ بہادر جری۔ خوش بیان۔ پرجوش احمدی۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ مستقل گورنمنٹ سروس۔ پنشن ایبل پوسٹ۔ مقدم زراعت متعینہ ملتان چھاؤنی ہے۔ گریڈ ۱۲ تا ۵۰ بالفعل ۲۲ تنخواہ پاتا ہے۔ دس پندرہ روپیہ ماہوار بھتہ مل جاتا ہے۔ ریلوے سفر میں انٹر کلاس کا کرایہ ملتا ہے۔ مکان سرکاری مفت ورنہ تین روپیہ کرایہ سرکار سے ملتا ہے۔ اس قدر زمینداری کا وارث بازگشت بھی ہے جس سے بقدر گزارہ سالانہ غلہ خوردنی بھی مل سکے گا۔ لڑکی کم و بیش تعلیم یافتہ۔ صاحب سلیقہ۔ شکیل و ذہین و تندرست ہو۔ دیندار اور شریف قوم کی ہو۔ سوائے چند ایک ضروری زیور و پارچات واجبی کے اور کوئی نقد روپیہ حق مہر میں نہ دیا جا سکے گا۔ کیونکہ لڑکا ابھی ملازم ہوا ہے۔ البتہ واجبی حق مہر کا معاہدہ لکھ دیا جائے گا۔ لڑکی کی عمر۔ صحت۔ لیاقت وغیرہ حالات کی تصدیق مقامی پریذیڈنٹ جماعت سے کرا کے بھیجی جائے۔

درخواستیں رسیدگی اشتہار ہذا سے دس دن کے اندر بذریعہ ذیل ارسال فرمائی جائیں۔

ع معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

وصیت نمبر ۳۵۲۲:- منکہ آمنہ بیگم زوجہ سعید احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۷/۳۵ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد موجودہ حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند اور زیور قیمتی پچاس روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمد بصورت ملازمت محکمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان مبلغ -/۱۸ روپیہ ہے تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- بقلم خود آمنہ بیگم موصیہ

گواہ شد:- سعید احمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:- خیر الدین امام مسجد محلہ ناصر آباد

وصیت نمبر ۵۲۱۲:- منکہ شیخ فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ عمر ۷۶ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۷ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۵/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف ایک مکان پختہ محلہ دار الرحمت قادیان میں ہے۔ نیز اس وقت میرا گذارہ پنشن پر ہے۔ جو کہ مبلغ عہ ماہوار ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور متروکہ ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:- فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ سکنہ قادیان بقلم خود

گواہ شد:- عبد الرحمن سکرٹری جماعت احمدیہ بابا بکالہ حال وارد محلہ دار البرکات قادیان بقلم خود ۲۵/۳۲

گواہ شد:- عنایت اللہ خان قادیان دارالامان بقلم خود ۲۵/۳۵

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۳۰ر جولائی۔ پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا کے سرکاری قارق کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ نے لالہ ہرکشن لال کی منقولہ جائیداد کے وارنٹ قرقی جاری کر دیئے۔ چنانچہ ان کا دفتر۔ دکان۔ فرنیچر اور دیگر سامان قرق کر لیا گیا۔

شیخوپورہ ۲۹ر جولائی۔ کل شام شیخوپورہ اور مضافات میں زبردست آندھی آئی۔ ایک گاؤں میں پیپل کا درخت گر جانے کی وجہ سے ایک درجن مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور دو اشخاص زخمی ہوئے۔

واردھا گنج ۳۰ر جولائی۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں کانگریس اور لیبر پارٹی کے متعلق بحث ہوئی۔ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے کانگریس اور لیبر پارٹی کے باہمی تعاون کی تجویز پیش کی۔ مسٹر ڈیسائی نے اس کی مخالفت کی۔ ابھی تک اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

شملہ ۳۰ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت نے کوئٹہ کی کھدائی کے متعلق جو ریگولیشن جاری کیا تھا۔ اس پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ ایجنٹ گورنر جنرل کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کلیمز کمشنر مقرر کرکے مال و اسباب کو مالکوں تک پہونچانے کا انتظام کریں۔ جس چیز کے مالک کا پتہ نہ لگے گا۔ وہ چیز اس وقت تک حکومت کے قبضہ میں رہے گی۔ جب تک کہ اس کا مالک اس کو شناخت نہیں کر لیگا۔

رنگون ۲۹ر جولائی۔ چاول اور دھان کے نرخ گر جانے کی وجہ سے کاشتکاروں نے پانچ لاکھ ایکڑ زمین پر کاشت کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ جس کا اثر ریلوے کی آمدنی پر پڑے گا۔

لاہور ۲۹ر جولائی۔ کالا باغ میں ۱۰۰ اشخاص کو پولیس کی جمعیت پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کی جمعیت وہاں شاردا ایکٹ کے ماتحت ایک چار سالہ لڑکے کی تین سالہ لڑکی سے شادی کو روکنے گئی تھی۔

کلکتہ ۳۰ر جولائی۔ مسٹر سرت چندر بوس نے جو حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔ اور جو اسمبلی کے انتخابات کے موقعہ پر باقاعدہ منتخب ہو گئے تھے علالت اور ذاتی وجوہات کی بناء پر اسمبلی کی رکنیت لینے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی جگہ مسٹر نرمل چندر رہی جن کو سرت چندر بوس کی رہائی تک اختیار رکنیت دیا گیا تھا۔ اسمبلی کے ممبر رہیں گے۔

کوچین ۲۹ر جولائی۔ پرمیاڈور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں بجلی گرنے سے زمین میں تقریباً نصف فرلانگ لمبا ایک انچ چوڑا اور ایک ہزار فٹ گہرا شگاف ہو گیا۔

پیرس ۲۹ر جولائی۔ جنوبی فرانس کے ایک جنگل میں چھ ایکڑ رقبہ آگ سے تباہ ہو گیا۔ قرب و جوار کے دیہات کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا۔ شدت تمازت سے لوگ دیہات سے دور چلے گئے۔ کئی گھنٹوں کے بعد فائر انجن کے ذریعہ آگ کو فرو کیا گیا۔

شانی ٹنگٹن ۳۰ر جولائی۔ مسٹر ابنڈریوڈ نے ایک انٹرویو کے دوران میں اٹلی اور ایبے سینیا کے تنازعہ کے متعلق کہا۔ دو باتیں ہمیشہ میرے ذہن میں رہی ہیں۔ اوّل یہ کہ ایبے سینیا میں مقیم ہندوستانی جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں غیر محفوظ ہونگے دوسرے یہ کہ جب اٹلی اور ایبے سینیا کا معاملہ لیگ آف نیشنز کے سامنے آئے گا۔ تو کیا ہندوستان کو مؤثر نمائندگی دی جائیگی۔

گجرات ۲۹ر جولائی۔ ایک قریب کے گاؤں میں شیعہ اور سنیوں کے درمیان سخت لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سنیوں کا رہنما پیر ولایت شاہ جو وہاں شادی کرانے گیا تھا۔ کلہاڑیوں سے مجروح کیا گیا۔ جس کے جواب میں سنیوں نے ایک شیعہ نوجوان کو سخت مجروح کیا۔

بغداد ۲۹ر جولائی۔ سوق الشیوخ کی بغاوت کے متعلق وزیر داخلہ نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت بغاوت اور سرکشی کی تحریکوں میں حصہ لینے والوں کو کڑی سزائیں دینے میں حق بجانب ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ عامۃ الناس کے جان و مال کی محافظ و نگران ہو۔ اور ان کو لوٹ مار سے بچائے۔ لہذا وہ شخص جو بغاوت پھیلائے گا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

انگورہ ۲۵ر جولائی۔ ترکی کے محکمہ جاسوسی نے گذشتہ ہفتہ ہوٹلوں سے دو سو کے قریب مشتبہ یہودیوں کو گرفتار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ ممالک غیر کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ وزارت داخلہ نے یہودیوں کی سرگرمیوں سے تنگ آکر حکم صادر کیا ہے۔ کہ یہودی بلاد ترکیہ سے ایک ماہ کے اندر اندر نکل جائیں۔ اس اعلان کے ضمن میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حکومت کے پاس ایسی مستند اور مصدقہ اطلاعات موجود ہیں۔ جو ثابت کرتی ہیں۔ کہ یہودیوں کے ایسی حکومتوں سے تعلقات ہیں۔ جو حکومت ترکی کی دشمن ہیں۔ اور جن کی یہ جاسوسی کرتے ہیں۔

پشاور ۲۸ر جولائی۔ سر میاں فضل حسین بالقابہ کے اعزاز میں نواب سر عبدالقیوم خان اور خان بہادر قاضی میر احمد خان ایبٹ آباد میں ۴ر اگست کو پرتکلف دعوت چائے دیں گے۔ سر موصوف گذشتہ مئی سے ایبٹ آباد میں مقیم ہیں۔ اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آپ کی صحت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

لاہور ۳۰ر جولائی۔ لاہور میں حسب معمول امن اور سکون ہے۔ سٹی کوتوالی اور مسجد شہید گنج کے گرد گارد فوج اور پولیس کا پہرہ بدستور ہے۔ باقی مقامات اور چوکوں میں پولیس کی تعداد کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ گورکھا فوج بھی ہٹالی گئی ہے۔ لنڈا بازار اور نولکھا بازار میں آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ البتہ اس سڑک پر جو شہید گنج سے جنوب کی جانب ریلوے سٹیشن کو گئی ہے۔ گارد فوج اور پولیس کا پہرہ بدستور قائم ہے۔

لائلپور ۳۰ر جولائی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قریب ایک گاؤں میں سکھوں کی دو مسلح جماعتوں میں فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں دو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

برلن ۲۹ر جولائی۔ جرمنی کا سب سے پرانا روزانہ کیتھولک اخبار بند ہو رہا ہے آئندہ صرف ہفتہ وار شائع ہوا کرے گا۔ اخبار کے بند ہونے پر بہت افسوس کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۲۹ر جولائی۔ سیکرٹری ریزرو بنک آف انڈیا نے ایک پریس کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ریزرو بنک کے مرکزی دفتر میں فی الحال کوئی اسامی خالی نہیں۔ لہذا عوام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ملازمت کے امیدواروں کو درخواستیں بھیجکر اپنا وقت اور روپیہ برباد نہیں کرنا چاہیئے۔

لاہور ۳۰ر جولائی۔ لاہور کی صورت حالات بہتر ہو جانے کی وجہ سے گورنر پنجاب نے شملہ میں لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس شروع کرنے کے لئے ۱۹ر اگست کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اجلاس ۲۹ر جولائی شروع ہونا تھا لیکن لاہور کے فسادات کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

لنڈن ۳۰ر جولائی۔ اس خبر کی کہ برطانیہ میں بہت سے نئے جنگی جہاز تیار ہونے والے ہیں۔ محکمہ بحری نے تردید کر دی ہے تردید زبانی کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق محکمہ کی طرف سے کوئی تحریری بیان شائع نہیں کیا جائیگا۔ اس تردید کے باوجود اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ وسیع پیمانہ پر جہازوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

پیرس ۲۹ر جولائی۔ فرانسیسی صومالی لینڈ کی فوج کو جو ایک کمپنی پر مشتمل ہے بٹالین بنا دیا جائیگا۔ یہ فوجی اضافہ اٹلی اور ایبے سینیا کے درمیان متوقع جنگ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ وہاں پر کچھ ہوائی جہاز بھی بھیجے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۳۰ر جولائی۔ ایسٹرن بنگال ریلوے نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ دریائے پدم پر ہارڈنگ پل کی تعمیر کے کام میں توسیع کر دی گئی ہے

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی